Lesson 9: Al-A’araaf (Ayaat 169- 187):Day 37 سُوۡرَۃُ الۡاَعۡرَاف کی تفسیر

ایسے لوگوں کو اللہ کے ذکر سے منہ موڑنے کی سزا یہ ملی ہے کہ شیطان کے بھائی بن گئے ہیں، راہ حق سے دور جا پڑے ہیں مگر سمجھ یہی رہے ہیں کہ ہم سچے اور صحیح راستے پر ہیں۔ ان میں اور چوپائے جانوروں میں کوئی فرق نہیں۔ نہ یہ حق کو دیکھیں، نہ ہدایت کو دیکھیں، نہ اللہ کی باتوں کو سوچیں۔

وَلَقَدۡ ذَرَاۡنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيۡرًا مِّنَ الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ ‌ۖ لَهُمۡ قُلُوۡبٌ لَّا يَفۡقَهُوۡنَ بِهَا ۖ وَلَهُمۡ اَعۡيُنٌ لَّا يُبۡصِرُوۡنَ بِهَا ۖ وَلَهُمۡ اٰذَانٌ لَّا يَسۡمَعُوۡنَ بِهَا ؕ اُولٰۤـئِكَ كَالۡاَنۡعَامِ بَلۡ هُمۡ اَضَلُّ ؕ اُولٰۤـئِكَ هُمُ الۡغٰفِلُوۡنَ ﴿۱۷۹﴾ اور ہم نے دوزخ کے لیے بہت سے جن اور آدمی پیدا کیے ہیں ان کے دل ہیں کہ ان سے سمجھتے نہیں اور آنکھیں ہیں کہ ان سے دیکھتے نہیں اور کان ہیں کہ ان سے سنتے نہیں وہ ایسے ہیں جیسے چوپائے بلکہ ان سے بھی گمراہی میں زیادہ ہیں یہی لوگ غافل ہیں (۱۷۹)

'۔ كَثِيۡرًا مِّنَ الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ ۔۔' یہ کونسے جن وانس ہیں؟ جن کا ذِکر سبق کے شروع میں ہوُا ہے۔ جو چار مرحلوں سے گُزر چکے ہیں۔

جب انسان بندگی کے راستے کو چھوڑ کر نافرمانی کے راستے پر چلا جاتا ہے۔

ان کی نشانیاں یہ ہیں کہ؛

1. ان کے دل ہیں کہ ان سے سمجھتے نہیں
2. اور آنکھیں ہیں کہ ان سے دیکھتے نہیں
3. اور کان ہیں کہ ان سے سنتے نہیں
4. وہ ایسے ہیں جیسے چوپائے بلکہ ان سے بھی گمراہی میں زیادہ ہیں

ان کے پاس دِل تو ہے لیکن یہ غور فکر نہیں کرتے۔ آنکھیں حق کو نہیں دیکھتی، کان حق کو سنتے ہیں ہیں۔ یہ جانوروں جیسی زندگی گزارتے ہیں۔ نفس کے پجاری ہیں۔ بلکہ اُن سے بھی گئے گزرے ہیں۔ ان کو غم کے پیچھے حکمت نظر نہیں آتی۔ خوشی میں آزمائش کا پتا نہیں چلتا۔ صحت کی قدر نہیں۔

اللہ ایسے لوگوں کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔ پھیر ایسا کیا دیکھنا اور کیا سُننا؟

علامہ اقبال کا شعر ہے؛

اے اہل نظر ذوق نظر خوب ہے لیکن . جو شے کی حقیقت کو نہ دیکھے وہ نظر کیا !

یعنی جو نظر صرف کپڑوں اور زیورات میں کھوئی رہے۔ وہ نظر جو مال و دولت کو دیکھتی رہے، ایسی آنکھ یا نظر کا کیا فائدہ۔ جس نے اللہ کی قدرت نہیں دیکھی تو کچھ نہ دیکھا۔

چوپایوں سے بدتر کیوں اور کیسے ؟

- پہلی بات تو یہ کہ اللہ نے انسان کو عقل دی ہے لیکن وہ پھر بھی رَبّ کی نافرمانی کرتا ہے۔
- دوسرا یہ کہ جانور بھی اپنی فطرت پر ہیں۔ مثال: ایک بکری بھوکی مر جائے گی لیکن گوشت نہیں کھائے گی۔ شیر کبھی چارہ نہیں کھاتا۔ بعض اوقات انسان حلال و حرام کی تمیز بھی کھو بیٹھتا ہے۔
- جانور چل پھر کر کھاتا ہے تو انسان نے بھی تمیز اور اَدب سے بیٹھ کر کھانا چھوڑ دیا۔
- جانور اپنے مالک کے وفادار ہیں۔ انسان اپنے رَبّ کی حکم عدولی کرتا ہے۔ انسان تو جانوروں سے بھی بدتر ہے۔

انسان کو اپنے رَبّ کی پہچان نہیں۔ وہ رَب جس کے سارے نام خوبصورت ہیں۔ عام طور پر ہمیں صرف 99 اسمائے الحسنیٰ کا ہی پتا ہے۔ لیکن صحیح روایات سے 200 سے اوپر اللہ کے نام ملتے ہیں۔

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآىِٕهٖ ۭ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٨٠﴾

اور سب اچھے نام اللہ ہی کے لیے ہیں سو اسے انہیں ناموں سے پکارو اور چھوڑ دو ان کو جو اللہ کے نامو ں میں کجروی اختیار کرتے ہیں وہ اپنے کیے کی سزا پا کر رہیں گے (۱۸۰)

اللہ کو اُس کی صفّات سے بھی پکارنا چاہیئے۔

يُلْحِدُوْنَ : لفظ لحد سے ہے۔ قبر کے اندر سائیڈ پر بنے ہوئے گڑھے کو کہتے ہیں۔» الحاد « کے لفظی معنی ہیں: درمیانے، سیدھے راستے سے ہٹ جانا اور گھوم جانا۔ اسی لیے بغلی قبر کو » لحد « کہتے ہیں کیونکہ سیدھی کھدائی سے ہٹا کر بنائی جاتی ہے۔

اللہ کے ساتھ کجروی یا الحاد کیا ہے؟

- اللہ کا حق کسی اور کو دے دینا
- اللہ کے ساتھ کسی کو تشبیہ دینا
- اللہ جیسے دوسروں کے بھی نام رکھ دینا
- وظیفوں اور مراقبوں میں پڑ جانا جو سنّت سے ثابت نہیں ہے
- ناموں کے ساتھ فضائل رکھ دینا (مثال فلاں نام اتنی بار پڑھو تو یہ ہو گا)
- قران سنّت کے خلاف اپنے پاس سے باتیں گھڑ دینا۔ مثال؛ اللہ کا نام داتا ہے تو کسی بزرگ کو وہ نام دے دینا۔

جب اللہ کی قدر نہیں کرتے تو پھر اُس کے احکام پر عمل بھی نہیں کرتے۔ تو ایسے لوگوں کو سزا ملے گی۔

آخری آیات میں توحید کے احکام ہیں۔

وَمِمَّنۡ خَلَقۡنَاۤ اُمَّةٌ يَّهۡدُوۡنَ بِالۡحَقِّ وَبِهٖ يَعۡدِلُوۡنَ ﴿۱۸۱﴾ اور ان لوگوں میں سے جنہیں ہم نے پیدا کیا ایک جماعت ہے جو سچی راہ بتاتی ہے اور اسی کے موافق انصاف کرتے ہیں (۱۸۱)

بخاری و مسلم میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر ظاہر رہے گا۔ انہیں ان کی دشمنی کرنے والے کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ قیامت آ جائے۔ (صحیح مسلم:1923)

وَالَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا سَنَسۡتَدۡرِجُهُمۡ مِّنۡ حَيۡثُ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۸۲﴾ اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہم انہیں آہستہ آہستہ پکڑیں گے ایسی جگہ سے جہاں انہیں خبر بھی نہ ہو گی (۱۸۲)

یہ بہت سخت صورتِ حال ہوتی ہے۔ انسان سمجھتا ہے اللہ مجھ سے راضی ہے۔ انسان خوب عیش کر رہا ہوتا ہے۔ لیکن دراصل انسان کی آزمائش ہو رہی ہوتی ہے۔ پھر اللہ اُس کو بے خبری کی حالت میں پکڑ لیتا ہے۔

جب انسان اللہ کی آیات کو چھوڑتا ہے تو دو طرح کی آزمائش ہوتی ہے۔ یا تو اللہ کی پکڑ نعمتوں کی شکل میں آئے گی۔ مال، دولت، اولاد، خوشیاں، شہرت، اچھی نوکری

اور یا پھر صدموں اور دُکھوں کی شکل میں آزمائش ہو گی۔ بیماری، غم، پریشانیاں، غریبی، موت۔

دونوں طرح سے پکڑ ہوتی ہے۔ بیماری اور دکھ میں تو انسان پھر بھی شائد سمجھ جائے کہ شائد کوئی گناہ یا غلطی ہو گئی اور پھر توبہ استغفار کر لے۔ لیکن خوشی کے مواقع پر انسان سمجھتا ہے کہ اللہ مجھے بہت کچھ دے رہا ہے۔ اللہ مجھ سے بہت خوش ہے۔

وَاُمۡلِىۡ لَهُمۡ ؕ اِنَّ كَيۡدِىۡ مَتِيۡنٌ ﴿۱۸۳﴾ اور میں انہیں مہلت دوں گا بے شک میری تدبیر بڑی مضبوط ہے (۱۸۳)

مچھلی کے لئے چارہ ڈالا جاتا ہے۔ جب اُس کے حلق میں کانٹا پھنس جاتا ہے تو پھر وہ شکار ہو جاتی ہے۔ اللہ نعمتیں دے کر جال ڈالتا ہے۔ یعنی اللہ کہتا ہے کہ انہیں میں ڈھیل دوں گا اور یہ میرے اس داؤ سے بے خبر ہوں گے۔ میری تدبیر کبھی ناکام نہیں ہوتی، وہ بڑی مضبوط اور مستحکم ہوتی ہے۔

اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ ہمیں ایسی آزمائش سے بچائے۔ آمین

اَوَلَمۡ یَتَفَکَّرُوۡا ۜ مَا بِصَاحِبِہِمۡ مِّنۡ جِنَّۃٍ ؕ اِنۡ ہُوَ اِلَّا نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۸۴﴾

کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ ان کے ساتھی کو جنون تو نہیں ہے وہ تو کھلم کھلا ڈرانے والا ہے (۱۸۴)

یہ سکتہ ہے! کچھ دیر غور و فکر کریں۔ جب کبھی اللہ کی آیتوں سے رکتے تھے۔ تو اللہ کے نبیؐ پر الزام لگاتے تھے کہ یہ ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں۔ یہ 'بِصَاحِبِہِمۡ' لفظ اللہ کے نبی ﷺ کے لئے ہے۔ کہ اللہ کے نبیؐ کو کوئی جنون نہیں ہے۔ وہ تو تمہیں اللہ سے ڈراتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے؛ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ صفا پہاڑ پر چڑھ کر قریشیوں کے ایک ایک قبیلے کا الگ الگ نام لے کر انہیں اللہ کے عذابوں سے ڈرایا اور اسی طرح صبح کر دی تو بعض کہنے لگے کہ دیوانہ ہو گیا ہے۔ اس پر یہ آیت اتری۔

اللہ کے نبیؐ نے فرمایا کہ لوگو اگر تم وہ دیکھو جو میں دیکھتا ہوں تو تم بستروں سے لذت لینا چھوڑ دو۔ صاحبِ بصیرت کو وہ نظر آتا ہے جو ہم عام لوگوں کو نظر نہیں آتا۔ اللہ کے نبیؐ تو ہمارا فائدہ ہی چاہتے تھے۔ سب سے خیر خواہی کرتے تھے۔ بھلائی چاہتے تھے۔ لوگوں کی فکر کرتے تھے۔

مثال: جیسے آپ بچوں کو منع کریں تو وہ غصّہ کرتے ہیں حالانکہ والدین اُن کا فائدہ چاہتے ہیں۔

اَوَلَمۡ یَنۡظُرُوۡا فِیۡ مَلَکُوۡتِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ مِنۡ شَیۡءٍ ۙ وَّ اَنۡ عَسٰۤی اَنۡ یَّکُوۡنَ قَدِ اقۡتَرَبَ اَجَلُہُمۡ ۚ فَبِاَیِّ حَدِیۡثٍۭ بَعۡدَہٗ یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۸۵﴾

اور کیا انہوں نے آسمان اور زمین کی سلطنت کو نہیں دیکھا اور دوسری چیزوں کو جو اللہ نے پیدا کی ہیں اور یہ کہ ممکن ہے کہ ان کی اجل قریب ہی ہو پھر قرآن کے بعد کس بات پر یہ لوگ ایمان لائیں گے (۱۸۵)

کائنات پر غوروفکر کرو۔ جب کبھی انسان اللہ کی آیات سے دُور ہونے لگے۔ تو اس آیت کو یاد کرلیں۔

کیا پتا موت آنے والی ہو۔ '۔ یہ کہ ممکن ہے کہ ان کی اجل قریب ہی ہو۔۔' اِس بات کو یاد رکھیں۔

مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۭ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۸۶﴾

جسے اللہ گمراہ کردے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں اور انہیں اللہ چھوڑ دیتا ہے کہ اپنی سرکشی میں حیران پھیریں (۱۸۶)

جس پر گمراہی لکھ دی گئی ہے، اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ وہ چاہے ساری نشانیاں دیکھ لے ۔

يَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ڪ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ۭ يَسْــَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

قیامت کے متعلق تجھ سے پوچھتے ہیں کہ اس کی آمد کا کونسا وقت ہے کہہ دو اس کی خبر تو میرے رب ہی کے ہاں ہے وہی اسے اس کے وقت پر ظاہر کر دکھائے گا وہ آسمانوں اور زمین میں بھاری بات ہے وہ تم پر محض اچانک آجائے گی تجھ سے پوچھتے ہیں گویا کہ تو اس کی تلاش میں لگا ہوا ہے کہہ دو اس کی خبر خاص اللہ ہی کے ہاں ہے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے (۱۸۷)

قریشیوں کا سوال تھا چونکہ وہ قیامت کے قائل ہی نہ تھے، اس لیے اس قسم کے سوال کیا کرتے تھے۔ قیامت اچانک آئے گی۔ کب آئے گی کسی کو معلوم نہیں ہے۔

ہم نے یہ کرنا ہے کہ اللہ سے کئے ہوئے وعدے کو یاد رکھیں۔ اللہ کی کتاب ہمیں اللہ سے جوڑے رکھتی ہے۔ خواہشِ نفس میں نہ پڑیں۔

کسی کو مصیبت یا آزمائش میں دیکھیں تو یہ دعا پڑھیں۔ ابھی اُن کے بارے میں سوچ کر پڑھیں۔

مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھی جانے والی دُعا. وہ دُعا یہ ہے : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا . یعنی تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے اس سے بچایا جس میں تُو مبتلا ہے اور مجھے اپنی مخلوق میں سے کثیر لوگوں پر فضیلت عطا فرمائی ۔(ترمذی)

اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اُمّتِ مسلمہ کی تمام آزمائشوں اور مصیبتوں کو دُور کر دے۔ آمین

کچھ بہنوں کے تاثرات: Comments from Sisters

- آج کا سبق بہت دِل کھولنے والا ہے۔ اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں اپنی معرفت عطا فرمائے۔
- اللہ ہمیں وعدۂ الست نبھانے والا بنادے۔ اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ مرتے دَم تک دین پر قائم رکھے۔
- اللہ کا شکر ہے کہ ہمیں قرآن سے جوڑ دیا۔ اللہ اپنی معرفت تمام قرآن پڑھنے والوں کو عطا فرما۔
- آج کے سبق پڑھ کر بہت ڈر لگا کہ کہیں ہم دین سے دُور نہ ہو جائیں۔ اور یہی دعا کرتی ہوں؛ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

﴿﴾ اے رب ہمارے! جب تو ہم کو ہدایت کر چکا تو ہمارے دلوں کا نہ پھیر اور اپنے ہاں سے ہمیں رحمت عطا فرما بے شک تو بہت زیادہ دینے والا ہے (٨) آلِ عمران

❖ اللہ تعالیٰ ہماری رہنمائی کریں اور مرتے دَم تک قران سیکھنے اور سکھانے والا بنا دے۔ آمین
❖ الحمدُللہ آج کا سبق بہت دِل کو چُھو لینے والا تھا۔ سبق پڑھ کر دِل بند ہونے والا تھا اور محسوس ہو رہا تھا کہ اللہ مجھے ہدایت دے رہا ہے۔
❖ آج کے سبق پڑھ کر اپنی نافرمانیاں یاد آ رہی تھیں لیکن جیسے مرجھائے پودے کو پانی دینے سے وہ تروتازہ ہو جاتا ہے اسی طرح توبہ استغفار دل کو تروتازہ کر رہے تھے۔

جب انسان وعدہٗ الست بھولتا ہے تو پھر گناہ ہوتا ہے۔ جن کے دِل میں اللہ کا خوف ہوتا ہے وہ بھی گناہ کر لیتے ہیں۔ لیکن کتنا ڈر یا خوف ہے؟ جتنا ہم اللہ کی نافرمانی سے بچیں گے اُتنا ہی ہدایت پر رہینگے۔ جیسے پولیس کے ڈر سے قانون نہیں توڑتے۔

- علم رکھتے ہوئے اللہ کے احکام سے لاپرواہی کرتے ہیں تو پھر گناہ کو اپناتے جاتے ہیں۔
- قرآن تو سب کا ایک ہے لیکن قرآن پر عمل ایک طرح سے کیوں نہیں رہتے۔
- اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ قران سے جور دیا۔ روح کی پیاس بجھتی جا رہی ہے۔
- اگر غلطی ہو جائے تو اللہ سے معافی مانگ لیں۔
- موسیٰؑ اور اللہ کے نبیؐ کی زندگی میں مماثلت پڑھ کر بہت اچھا لگا۔ علم میں اضافہ ہوُا۔
- نماز کے دوران اپنے سارے غم اللہ کو دے دیتے ہیں۔ قرآن پڑھ کر اللہ سے رابطہ مضبوط کریں۔
- آپ نے آخری دفعہ اللہ سے کب کہا کہ یا اللہ میں آپ کو یاد کرتی ہوں۔ آپ سے محبت کرتی ہوں۔
- اللہ کی رحمت ہے کہ اُس نے ہمیں ظاہری آزمائشوں سے بچا کر اپنی رحمت میں رکھا ہوُا ہے۔